
474

آیت نمبر 18 تا 26 میں ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، فتوحات، غنیمت اور فتح مکہ کی بشارت۔ اس امر کا بیان کہ اگر صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار جنگ کرتے تو شکست ان کا مقدر بنتی۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ ایک درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے اور اللہ کو ان بیعت کرنے والوں کے دل کا خلوص بھی معلوم تھا، پھر اللہ نے ان کے دلوں پر سکینت نازل فرما کر ان میں ثابت قدمی اور اطمینان پیدا کر دیا اور انہیں جلد ہی فتح بھی عطا فرما دی یہ بیعت صحابہ کرام نے حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر عزم جہاد کے لئے کی تھی، جب یہ خبر اڑی تھی کہ حضرت عثمان جو بحیثیت سفیر مکہ گئے تھے انہیں مشرکوں نے قتل کر دیا ہے وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ اور بکثرت مال غنیمت بھی دیا جسے وہ حاصل کر رہے ہیں، اور اللہ بہت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ اے مسلمانو! اللہ تم سے بکثرت اموال غنیمت کا وعدہ فرما چکا ہے جنہیں تم عنقریب حاصل کرو گے لیکن فوری طور پر تو اس نے یہ فتح تمہیں عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیے وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ تاکہ یہ واقعہ مومنوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور اللہ تمہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت بخشے وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۱﴾ اس کے علاوہ کچھ دوسری غنیمتوں کا بھی وہ تم سے وعدہ فرماتا ہے جن پر تم ابھی قادر نہیں ہو مگر وہ اللہ کے احاطہ قدرت میں ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۲۲﴾ یہ کافر لوگ اگر اِس وقت تم سے لڑتے تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور اس وقت کوئی حامی و مددگار نہ پاتے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ یہی اللہ کا دستور ہے جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے اور تم اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے وَ هُوَ الَّذِیْ كَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَیْهِمْ ؕ وہی تو ہے جس نے مکہ کی وادی میں تمہیں کافروں پر غلبہ عطا کر دینے کے باوجود ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دئے وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿۲۴﴾ اور جو اعمال بھی تم کرتے ہو، اللہ انہیں دیکھ رہا ہے هُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ الْهَدْیَ مَعْكُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ یہ اہل مکّہ وہی لوگ تو ہیں جنھوں نے خود کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام کی طرف جانے سے روکا اور ہدی کے جانوروں کو بھی ان کی قربانی کی جگہ پہنچنے سے روک دیا تھا وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِیْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ جنگ کی صورت میں مکّہ میں موجود بہت سے مومن مرد اور مومن عورتوں کو جنہیں تم پہچانتے نہیں، نادانستگی میں تم انہیں پامال کر دو گے اور بلاوجہ تم پر ایک الزام لگ جائے گا، تو اسی وقت جنگ کی

اجازت دے دی جاتی مکہ میں بہت سے ایسے لوگ موجود تھے جو ایمان لے آئے تھے لیکن
مشرکوں کے ڈر سے اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا تھا، جنگ کی صورت میں مسلمان انہیں مشرک سمجھ
کر قتل کر ڈالتے جو اللہ کو منظور نہ تھا لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ اور اس
لئے بھی تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ البتہ اگر مکّہ کے وہ مومن مرد اور
مومن عورتیں الگ ہو گئے ہوتے تو ان اہل مکہ میں سے جو لوگ کافر تھے ہم انہیں
ابھی دردناک عذاب کی سزا دیتے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ۭ وَ كَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ جب کفار مکّہ نے اپنے دلوں میں غیرت کے نام پر زمانہ
جاہلیت کی عصبیت کو جگہ دی تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر سکینت نازل
فرمائی اور انہیں تقویٰ کی بات پر قائم اور مستحکم کر دیا کہ وہی اس کے زیادہ حق دار اور
اہل تھے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے صلح حدیبیہ کے دوران ایک ایسا موقع بھی آیا
جب کفار نے ایسی ناپسندیدہ حرکات کیں جن کی بدولت جنگ شروع ہو سکتی تھی لیکن اللہ کی
حکمت یہ تھی کہ ابھی جنگ نہ ہو، سو مومنوں کے قلوب پر اطمینان اور سکون نازل کر دیا رکوع [٣]

